Registered
no L 89

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۴) — مطبوعہ ۲۵ اگست ۱۸۹۹ء بروز جمعہ — جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

کابل میں شاہزادہ حبیب اللہ خاں اور نصر اللہ خاں میں باہمی عداوت کے سبب سے فساد تک نوبت پہنچی۔ فوجوں نے بھی دو طرفیں اختیار کیں ؛

احاطہ بمبئی میں قلت بارش کی سخت شکایت ہے قحط کا خوف چھا رہا ہے مویشیوں کو چارہ نہیں ؛

شولاپور ستارہ۔ بلگاؤں۔ دھارواڑ۔ بیجاپور اور تمام سندھ میں اگر تھوڑے عرصہ تک بارش نہ ہوگی تو قحط ہو جائیگا ؛

مرادآباد کے منشی اندرمن کے نبیرہ بھگوتی سہائے نے دہلی میں اسلام قبول کیا ؛

کلکتہ کی توسیع و ترقی کا مسودہ قانون پیش ہوا گل پانچ کروڑ روپیہ صرف ہوگا ؛

شمالی جانب سڑکیں فراخ ہونگی۔ گنجان بستیوں میں نئے بازار بنیں گے۔ یہہ کام بارہ سال میں ختم ہوگا ؛

حیدرآباد دکن میں حضور نظام کی ۳۴ ویں سالگرہ کمال دھوم دھام سے منائی گئی ؛

ہوگلی ندی میں ریزولیوٹ نام آگبوٹ کے ٹکرا کر غرق ہونے پر حضور وائسرائے نے پیغام ہمدردی بھیجا جہاز ڈوبنے سے ۱۷ دیسی ملاح۔ ۴ فایرمین۔ ۴ لسکر۔ ۶ خدمتگار گم ہو گئے کسی لاش کا پتہ نہیں لگا ؛

آگرہ ٹیلیگراف آفس میں لغیر تار کے پیغام بھیجنے کا تجربہ کامیابی سے کیا گیا ؛

لکھنؤ پولیس کے سب انسپکٹر نواب حسین کو بجرم رشوت ۲ سال قید ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ؛

صوبجات گجرات بڑودہ۔ کاٹھیاواڑ میں خشک سالی کے سبب زمیندار لوگ دو دو روپیہ میں مویشی بیچ رہے ہیں ؛

بنوں کے متصل گھنڈی صاحب خان میں ۱۶ کی رات کو وزیری ڈاکو آئے بنئے کو لوٹ لیا ؛

سرحد پر ڈکیتی بدستور ہے۔ وزیریوں کی شرارت ہے۔ لوٹتے ہیں مارتے ہیں ؛

بشپ کلکتہ ۲۹ ستمبر کو شملہ میں پہنچیں گے ۴ اکتوبر کو وعظ کرینگے ؛

لندن سے خبر آئی کہ معاملات ٹرنسوال کی نسبت امید ہے کہ بلا جنگ کے فیصلہ ہو جاویں۔ آثار سے پایا جاتا ہے کہ سرالفریڈ ملنر کی وہی تجاویز قایم رہینگی ؛

مقدمہ ڈریفس کے متعلق عدالت میں۔ ایم۔ برٹوس مجسٹریٹ کے اظہار ہوئے۔ کہا کہ میں نے ہی کرنل ہنری پر یہہ الزام لگایا تھا کہ وہ ایسٹرہیزی کے ساتھ سازش رکھتا تھا۔ کرنل اس سوال کے دریافت کرنے پر رو پڑا۔ اور ہاتھ باندھکر کہا کہ فوج کی عزت کو بچا لیجئے ؛

سوڈان کی تازہ خبر یہہ ہے کہ خلیفہ کی حالت بدستور ابتر ہے۔ رعب داب کے جاتے رہنے سے مایوسی اور نا امیدی چھائی ہوئی ہے۔ ۱۰۰ درویش بھاگ کر برٹش پناہ میں آ گئے ہیں ؛

مصر میں ایک کمپنی طلائی کانوں کی تلاش کے لئے قایم ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ کم و بیش ۱۱ کانیں سونے کی یہاں موجود ہیں امید ہے کہ کوئلہ کی بھی کانیں ہونگی۔ مصری گورنمنٹ سے تلاش کرنے کی اجازت مانگی ہے اور ستمبر میں کام شروع ہوگا ؛

قطب جنوبی کی تحقیقات کے لئے ایک جرمن مہم بھی ۱۹۰۱ء میں جائیگی ۲ برس لگائیگی۔ سائبیریا کے کتے ہمراہ ہونگے ؛

زار روس معہ زارینہ کے ملکہ معظمہ سے ملنے کو لندن آئیں گے ؛

اخبار ٹائمز نے واضح کر دیا کہ در صورت جنگ ٹرنسوال برطانیہ کی بیرونی فوجی امداد کس قدر ہوگی گیارہ بارہ ہزار فوج ہندوستان سے جاویگی اس کے علاوہ نوآبادیوں کی طرف سے بھی آئیگی ؛

نٹال اور کیپ میں فی الحال برٹش فوج دس ہزار موجود ہے نوآبادیوں کی اپنی فوج والنٹیر بھی قریب دو ہزار ہے۔ اس کے بعد حسب ضرورت ۳۰ ہزار فوج لندن سے روانہ ہوگی ؛

لندن میں کوتوالی بوسٹریٹ میں ایک ہندوستانی گرفتار ہو کر آیا۔ ردی چک سے فریب دیکر روپیہ حاصل کیا۔ اب دھرے گئے۔ گھر سے قانون پڑھنے گئے تھے ؛

افریقہ میں نائیگر کمپنی نے ابھی سے ایک تعزیری مہم خلاف سردار سنتائی بھیجی تھی۔ واپس آئی مقام سنتائی مغلوب کیا گیا سردار کو گرفتار کیا۔ رہزنوں کے گروہ سے کئی آدمی قتل کئے گئے۔ اس کل کارروائی میں نائیگر کمپنی کے صرف ۵ سپاہی قتل ہوئے اور ۲۳ مجروح ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب | ایڈیٹوریل
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب۔ پادری جیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع نامر صاحب۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب | کارسپانڈنٹس
پادری کدارناتھ صاحب ننت

سوامی وویکانند

کلکتہ کے اخبار بنگواسی نے سوامی صاحب کی وہ مٹی اڑائی ہے کہ توبہ بھلی۔ کہتا ہے کہ " وہ برہمن نہیں چھتری نہیں ویش نہیں شودر بنگالی زیندر ناتھ دت نام ہے کھانے پینے کا کچھ وچار نہیں۔ گائے کے گوشت کے صرف نام لینے سے ہندو خون میں افسوس پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر سوامی صاحب گائے کا گوشت کھانے والوں کے ساتھ برابر کھاتے پیتے ہیں یہہ کیسا سنیاس ہے۔"

ہم کہتے ہیں کہ امریکہ کے ہوٹلوں میں خود بھی کھاتے رہے ہیں اور یہہ شہرت پرستی کا سنیاس ہے۔ آگے چلکر کہتا ہے " امریکہ کی نمایش چیکاگو میں ہندوؤں کی طرف سے لکچر دیا تم کس کے قایم مقام تھے؟ اپنے منہہ میاں مٹھو تھے۔ ہندو تو وہاں جانے سے اپنا نقصان سمجھ رہے ہیں۔ وہاں والوں نے سمجھا ہو گا کہ ہندو سنیاسی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ آپ نے شودر ہو کر چھتری راجاؤں سے خدمت کروائی۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم وردی کے لئے سنیاسی نہیں ہیں بلکہ مکتی کے لئے ہیں۔ نہیں نہیں وویکانند اگر مکتی کیلئے ہی آپ سنیاسی بنے ہیں تو ہندو شاستروں کے مطابق آپ کا ہی قصور ہے۔" سنیاسی ہونے سے مکتی نہیں ہوتی۔ خواہ ہندوؤں نے سوامی صاحب کو اپنا قایم مقام بنایا یا نہ بنایا لیکن سوامی صاحب نے اپنے منہہ میاں مٹھو بنکر ہندو مذہب کی کمزوریوں اور ناقابلیتوں کی چیکاگو میں خوب نمایش کی ❊

" شنکرمت کی گدی کے گرو کلکتہ میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ وویکانند کی کارروائی ٹھیک نہیں ہے پس اے وویکانند آپ کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ آٹھ دن کے بھیتر آپ اپنا بھیس چھوڑ دیجئے اور اپنا ورن آشرم دھارن کیجئے اپنے مت کو شنکرمت نہ کہکر اپنے نام سے یا دوسرے کے نام سے کوئی نیا پنتھ نکال دیجئے" ❊

اس آزادی کے زمانہ میں شنکر آچاری کو یہہ اختیار نہیں ہے کہ وویکانند کو بھیس چھوڑنے پر مجبور کر سکے ❊

روشنی کا میلہ۔ لدھیانہ میں ہر سال روشنی کا میلہ ہوتا ہے ہزاروں آدمی باہر سے آتے ہیں اور ایک پیر صاحب کی خانقاہ میں چراغ جلاتے ہیں نذر نیاز چڑھاتے ہیں منت مانتے ہیں غرضکہ تمام وہ باتیں عمل میں لاتے ہیں جن سے اہل اسلام کا قبر پرست ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ ہزاروں آدمیوں کا مجمع ہوتا ہے فحش گیت میلہ میں گائے جاتے ہیں مگر افسوس کوئی مولوی صاحب اتنے بڑے مجمع میں نظر نہ آیا جو لوگوں کو اس قبر پرستی کے خلاف وعظ کرتا ہو ❊

اس موقع پر لدھیانہ کے مسیحیوں نے نہایت زور شور سے چار روز تک صبح سے شام تک وعظ کیا۔ سامعین نہایت دل لگا کر سنتے تھے۔ کئی آدمیوں نے آیندہ شراب خوری سے بچنے کا اقرار کیا۔ غرضکہ خدا کا کلام ہزارہا آدمیوں تک پہنچایا گیا ❊

آخر میں ہماری یہہ دعا ہے کہ خدا ہندوستان کے لوگوں کو گمراہی کی تاریکی سے نکالکر سچی روشنی میں لاوے ❊

ضروری التماس۔ جب سے نہر جہلم کا کام شروع ہوا ہے۔ بہت سی ایسی روحیں پائی جاتی ہیں۔ جو کہ روحانی اور جسمانی خوراک کی محتاج اور کمزور ہیں۔ اور حقیقت میں جنکو روحانی اور جسمانی خوراک کی بہت ضرورت ہے۔ ہم کو گذشتہ سالوں کی نسبت خوب یاد ہے کہ جب اس ہی نہر جہلم پر فیمن ورک (Famine-work) کھلا تھا تو ہمارے بزرگ مہربان پادری پیٹرسن صاحب (گجرات) کی توجہ التفات سے بہت تسلی بخش انتظام ہوا تھا۔ یعنے صاحب موصوف نے کئی ایک پریچر (مناد) اپنے اسٹیشن سے ان بیش قیمت روحوں کی امداد کے واسطے مقرر فرمائے تھے ❊

کاش کہ اس وقت بھی کوئی معزز پادری صاحبان سے ان غریب بے کسوں کی حالت پر ترس کھا کر پریچر (مناد) جو کہ روح کو تازگی بخشتے ہیں اور ضروری ادویات (جنکی اس موقع پر اکثر ضرورت ہوتی ہے) جسم کو تازگی بخشنے کے واسطے بھیجکر باعث مشکوری نبیں۔ امید ہے کہ ضرور کوئی پادری صاحب توجہ فرماوینگے ❊

❊ ❊

❊

بقیہ

میرعزیز احمد گلاسگوی کی خام خیالی

قولہ۔ اُن کے آسمان پر چڑھ جانے کی مدت کے بعد نامختون اقوام نے اس عجیب کتاب کو جمع کیا۔

اقول۔ نامختون اقوام آپ کی دانست میں کون کون ہیں؟ بائبل مختونوں کی تھی کہ نامختونوں کی تھی؟ اگر یہودیوں کو مختون اور دوسروں کو نامختون کہتے ہو تو یہودی تو موجودہ بائبل کو نہیں مانتے پھر یہہ کتاب ظاہر ہے کہ اُن منوں میں اُنہیں کی تھی جنہوں نے اُسکو جمع کیا۔

آپ اس کو عجیب کتاب کہتے ہو لیکن جائے تعجب کہ پھر اشاعتِ دین اسلام کی چاہتے ہو جو بائبل کے بالکل برعکس ہے۔ یہہ آپ کے حق میں دو ناؤں پر سوار ہونا معلوم ہوتا ہے جو کسی طرح سے ممکن نہیں اور سوا نقصان کے آپ کو کچھ حاصل نہ ہوگا۔

قولہ۔ جس مسئلہ پر لکھ رہا ہوں وہ مذہبی نہیں بلکہ دماغی اور روحانی ہے۔

اقول۔ اوّل وہ مسئلہ بائبل کا مسئلہ ہے پر آپ تو اُس کے ایک طرح سے خلاف ہیں پھر کیونکر آپ اس مسئلہ سے فیض پا سکتے ہو اور اگر یہہ مسئلہ مذہبی نہیں تو اور کیا ہے۔ جو مذہبی ہے سو روحانی ہے۔ اور جو روحانی ہے سو مذہبی ہے۔ کیونکہ دونوں کا مطلب ایک ہے۔

قولہ۔ پادری لوگ اور ڈاکٹر احمد شاہ ایسے اشخاص اپنی بدگوئی سے مسلمانوں کو ناحق حضرت عیسیٰ اور بائبل سے ناراض کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اس جادو سے زبردست کتاب کو نہ پڑھیں۔

اقول۔ ایسا کہنا صرف آپ کی خام خیالی ہے پادری صاحبان اور ڈاکٹر احمد شاہ صاحب بائبل کی اشاعت کے پھیلانے کی کوشش دن و رات کر رہے ہیں۔ الٰہی مسلمانوں کی ناراضگی اُس کا تو کوئی علاج نہیں۔ کیونکہ جن لچر اور ہیچ و پوچ باتوں کو محمدی مانے بیٹھے ہیں عیسائیوں پر فرض ہے کہ ان کو بخوبی ظاہر کریں کہ یہہ باتیں بالکل بے بنیاد ہیں اور ان سے کچھ فایدہ نہ ہوگا۔ اس سے اگر وہ ناراض ہوں تو ہوں قصور ناراض ہونے والوں کا ہے نہ کہ حقیقت کے فاش کرنے والوں کا۔ آپ اس کو زبردست کتاب قبول کرتے ہو لیکن پھر کیوں اس پر اور صرف اسپر نجات کا کامل بھروسا نہیں رکھتے اور کیوں دین اسلام کی رونق اور اشاعت کے خواہاں ہو جس میں اور بائبل میں آسمان و زمین کا فرق ہے؟

قولہ۔ یہہ دشمنوں کا مکر ہے جو کامیابی بائبل کی تعلیم سے ہو سکتی ہے وہ مشین بندوق میں نہیں لیکن معلم خود مسلمان ہوں۔

اقول۔ دشمن کون ہیں مسلمان یا عیسائی۔ عیسائی تو دشمن ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ یہہ اُنکی کتاب ہے اور وہ رات و دن اس کی اشاعت اور ترقی کے درپے رہتے ہیں اس کے دشمن ضرور مسلمان ہیں جو انجیل و بائبل کا پڑھنا تو درکنار اس کا دیکھنا ہی ناگوار سمجھتے ہیں اور جب اس کے پڑھنے کی اُن کو نصیحت دی جاتی ہے تو بے ساختہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہہ کتاب بدل گئی۔ اور جب پوچھا جاتا ہے کہ کس نے بدلی اور کیوں بدلی تو پھر کہتے ہیں کہ قرآن کے آنے پر منسوخ ہو گئی اور اس طرح سے اس کو رد کرتے اور سخت دشمن بنے ہوئے ہیں۔

آخر میر صاحب سے التماس ہے کہ وہ اِس "عجیب" و "زبردست" کتاب بائبل پر صدق دلی سے ایمان رکھیں نہ کہ دو کشتیوں پر سوار ہوں کہ جس سے اُن کے دین و ایمان کی ناؤ کے قایم رہنے کی امید جاتی رہتی ہے۔

راقم

ج۔ ایس۔ لودیانہ

مسیح کی تعلیم

بقیہ۔ ساتواں باب

مسیح کی تعلیم اپنی بابت

(۳) تیسرا لقب یعنے "مسیح" یا خاص ممسوح بادشاہ نہ صرف اس زمانہ کے یہودیوں کے لئے بلکہ ہمارے لئے بھی پُر معنے اور قیمتی ہے۔ اس سے ہم یقین کرتے ہیں کہ مسیح وہی ہے جسکی طرف پُرانے عہد نامہ ہاں اور سارے پُرانے زمانوں کی مذہبی تواریخ اشارہ دیتی ہیں۔ اس تواریخ کا انجام خدا کے ارادے میں پورا ہوا اور مسیح کی بات قایم رہتی ہے۔ جیسا اس نے فرمایا کہ "آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا" (متی ۲۸: ۱۸) اور ہم بھروسہ رکھتے ہیں کہ دنیا کی دَوڑ مسیح کے دوسری بار کے آنے کی طرف دلالت کرتی ہے۔ جس کا انجام اُسکی دوسری آمد پر ہو جائیگا۔

آٹھواں باب

مسیح کی تعلیم انسان کی بابت

(۱) اِنسان قیمتی ہے۔

اِسکا ثبوت مسیح کی باتوں اور کاموں اور اُس کی مجسم ہونے میں پایا جاتا ہی۔

اِنسان کی قدر کی بنیاد۔

نامنک اور دوسری مذہب والوں کی خیال۔

(۲) اِنسان میں گناہ ہی۔

(الف) گناہ کا اثر۔

(ب) گناہ کل آدم زاد میں۔

(ج) گناہ آدمی کی ذات میں۔

(د) گناہ کی قوت۔

توبھی اِنسان اور خدا کی بیچ میں رفاقت ہی۔

کیا سب آدمی خدا کی فرزند ہیں؟ اس سوال کا جواب۔

بڑائی کی بادشاہت اور اُس کا بادشاہ کیا سب آدمی نجات میں شامل ہو سکتی ہیں۔

مسیح کی نجات کل بنی آدم کی لئی کافی ہی۔

یہہ بات ہمیں عجیب معلوم ہوتی ہی کہ انسان کی حقیقت کا دریافت کرنا آدمی کے لئے ایک مشکل معاملہ ہی ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ذات اور خصلت میں بہتسی باتیں ہیں جو ہماری عقل کو حیرانی اور پریشانی میں ڈالتی ہیں۔ ہر زمانہ میں بڑے بڑے عالم اور فیلسوف لوگ انسان کی بابت سوچ اور بحث کیا کرتے تھے توبھی بہت حالتیں ایسی آئیں جن میں کوئی رائے قرار نہیں پائی اور اگر کسی میں جواب بھی ملا توبھی سب اس میں متفق نہیں ہوئے۔ جب اور استاد اس معاملہ میں لاجواب ہیں ہم مسیح کی طرف متوجہ ہوتے اور ہمارا اطمینان اس کی تعلیم پر مضبوط اور قوی ہی کیونکہ وہ "جو آدمی میں تھا" اُسے جانتا تھا۔ ہم دریافت کرتے ہیں کہ اس کی تعلیم آدمی کی بابت کس طرح کی ہی خاصکر کے ہم یہہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اس کی تعلیم امید پذیر ہی کہ نہیں؟ کیا اس میں آدمی کی قدردانی یا حقارت۔ کیا تسلی بخش ہی یا نہیں؟

(۱) ہم پہلے مسیح کی تعلیم کی بابت یہہ کہہ سکتے کہ وہ امید پذیر ہی۔ مسیح ہمیشہ آدمی کا حال امید اور جلالی باتوں سے روشن کرتا ہی اور ہمارے خیال میں ایک سچا ایمان پیدا کرتا ہی کہ ہر ایک آدمی خواہ چھوٹا کیوں نہ ہو بیش قیمت اور قابل قدر ہی اس بات کے ثبوت میں اس کی تعلیم میں بہت سی آئتیں خود بخود ہماری یاد میں آوینگی اور ان آیتوں میں سوال کے طور پر اس بات کی حقیقت یہاں تک ظاہر ہی جس سے ان سوالوں کے جواب دینے کی کچھ ضرورت نہیں۔ جیسے لکھا ہی (متی ۱۰: ۳۱) "پس مت ڈرو تم بہت گوروں سے بہتر ہو" (متی ۱۶: ۲۶) "کیونکہ آدمی کو کیا فایدہ ہی اگر تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کھووے؟ پھر آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہی" اور (متی ۱۲: ۱۲) "پس آدمی بھیڑ سے کتنا بہتر ہی"۔

پھر جب ہم مسیح کی تعلیم میں یہہ دیکھتے ہیں کہ وہ بہت دفعہ مسکینوں کی فکر کرتا اور اپنی ہمدردی ان پر ظاہر کرتا جب ہم اس کی عجیب تعلیم بچوں کی بابت پڑھتے اور اُس کے قہر کو اپنے شاگردوں پر بھڑکاتا جس وقت وہ لڑکوں کے لانے والوں کو ڈانٹتے غور کرتے ہیں تب ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ مسیح کے نزدیک الٰہی اور سچے حساب کے موافق نسل انسان میں سب سے چھوٹا بہت قیمتی ہی۔ جیسا (لوقا ۶: ۲۰) "مبارک ہو تم جو غریب ہو" (متی ۱۱: ۵) "غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہی" (متی ۱۸: ۵) "جو کوئی میرے نام پر ایسے بچہ کی خاطرداری کرے میری خاطرداری کرتا ہی"۔

(متی ۱۸: ۱۰) میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر اُن کے فرشتے میرے باپ کا منہہ جو آسمان پر ہی ہمیشہ دیکھتے ہیں۔ (متی ۲۵: ۴۰) "جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھ کیا میرے ساتھ کیا"۔ پھر اور سب باتوں کو چھوڑ کر جب مسیح کھوئی ہوئی بھیڑ اور کھوئے ہوے درم اور مصرف بیٹے کی تمثیل کے ختم کرنے میں یوں فرماتا کہ "میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا کے فرشتوں کے آگے ایک گنہگار کے لئے جو توبہ کرتا ہی خوشی ہوتی ہی"۔ تب وہ یکایک سبھوں کو اس بھاری بات سے آگاہ کرتا کہ ایک انسان کی روح خدا کی نظر میں بہت قیمتی ہی اور نہ صرف اس معاملہ میں مسیح کی باتیں جو منہہ سے نکلیں بلکہ اُس کی ساری تعلیم کی مراد اس حقیقت کو زور دیتی ہی مسیح کی پوری سرگرمی پر غور کرو جو اس کی خدمت اور رسالت کی تعلیم میں ظاہر ہوئی۔ اگر آدمی کی کل زندگی اب کے حال میں اور آیندہ انجام پر معنے اور بیش قیمت نہ ہوتی تو مسیح ایسی دلسوزی کیوں دکھاتا۔ پھر دیکھو اس کی دردمندی جو ایک ایک دُکھی پر ہوئی اور اس کے چنگا کرنے کے سارے ماجرے جو رحمدلی اور فضل سے بھرپور تھے وہ بھی آدمی کی بڑی قدر کا ثبوت ہیں۔ لیکن اُن سے بڑھکر ایک اور بھاری ثبوت یہہ ہی کہ مسیح اس دنیا میں موجود ہوا۔ یعنے اس کے آنے میں اور اس کے آنے کی غرض۔ جیسا لکھا ہی (متی ۲۰: ۲۸) "چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے"۔ یہہ امر بہت مشکل سے ہماری سمجھ میں بیٹھتا ہی کہ خدا کا ابدی بیٹا انسان کی صورت بنے اور اس کے علاوہ بھی جب ہم پڑھتے ہیں کہ انسان کے لئے مسیح مجسم ہوا عقل حیران ہو جاتی لیکن چاہے

دل میں سماوے چاہے نہیں توبھی ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر آدمی خدا کے نزدیک ناچیز گنا جاتا تو یہہ کبھی نہیں ہوتا ❊

بقیہ

غلام ۔ آزاد ہو

اب ہم چند ایک مثایل جو الہام ربانی کے کئی مقامات میں موجود ہیں ناظرین کے غور و فکر کے واسطے پیش کرتے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ ہمارے خدا میں گناہ نہیں اور نہ وہ گناہ کا بانی ہی اور اگرچہ گناہ کی ہستی خلقت میں موجود ہی تاہم وہ اس سے پاک اور مبرا و منزا ہی اور گناہ اس کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا +

(۱) خدا واجب الوجود اور سچا ہی ۔ "تم بتوں سے پھر کر خدا کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ زندہ اور سچے خدا کی بندگی کرو" ۱ تسلنیقیوں ۱ : ۹ ۔ "لیکن خداوند سچا خدا ہی وہ زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہی" یرمیاہ ۱۰ : ۱۰ +

(۲) خدا اپنی ہستی اور کمالیت میں غیر محدود ہی ۔ "کیا تو اپنی تلاش سے خدا کا بھید پا سکتا ہی ؟ یا قادر مطلق کے کمال کو پہنچ سکتا ہی ؟ وہ تو آسمان سا اونچا ہی تو کیا کر سکتا ہی ؟ پاتال سے نیچا ہی تو کیا جان سکتا ہی ؟ اس کا انداز زمین سے لمبا اور سمندر سے چوڑا ہی" ایوب ۱۱ : ۷، ۸، ۹ آیات +

(۳) خدا نہایت پاک روح ہی ۔ "خدا روح ہی اور اس کے پرستاروں کو چاہیے کہ روح اور سچائی میں اس کی بندگی کریں" یوحنا ۴ : ۲۴ +

(۴) خدا میں تغیر و تبدل نہیں ۔ "ہر ایک اچھی بخشش اور ہر ایک کامل انعام اوپر ہی سے ہی اور نوروں کے باپ (ربانی) کی طرف سے اُترتا ہی جس میں بدلنے اور پھر جانے کا سایہ بھی نہیں" یعقوب ۱ : ۱۷ ۔ "کیونکہ میں خداوند ہوں میں بدلتا نہیں" ملاکی ۳ : ۶ +

(۵) خدا اکیلا دانا ہی ۔ "اسی واحد دانا خدا کو یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ حمد پہنچا کرے" رومیوں ۔ ۱۶ : ۲۷ +

(۶) خدا اقدس ہی ۔ "اور ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا قدوس قدوس قدوس رب الافواج ہی ساری زمین اس کے جلال سے معمور ہی" یسعیاہ ۶ : ۳ +

(۷) آزاد مطلق ہی ۔ "ہمارا خدا تو آسمانوں پر ہی اُس نے جو کچھ چاہا سو کیا" زبور ۱۱۵ : ۳ +

(۸) خدا تمام گناہ سے نفرت رکھتا ہی ۔ "وہ جو شیخی باز ہیں تیری آنکھوں کے روبرو کھڑے نہیں رہ سکتے تو سب بدکرداروں سے عداوت رکھتا ہی ۔ تو ان کو جو جھوٹ بولتے ہیں نابود کریگا ۔ خداوند خونی اور دغاباز آدمی سے نفرت کرتا ہی" زبور ۵ : ۵، ۶ آیات +

(۹) خدا ہرگز ہرگز خطا کار کو راست نہ ٹھہرائیگا ۔ "خداوند غیور اور انتقام لینے والا خدا ہی ۔ ہاں خداوند انتقام لینے والا اور قاہر ہی ۔ خداوند اپنے مخالفوں سے انتقام لیتا ہی اور اپنے دشمنوں کے لئے قہر کو رکھ چھوڑتا ہی ۔ خداوند غصہ میں دھیما مگر زور میں قوی ہی اور وہ گنہگاروں کو بے گناہ نہیں ٹھہرادیگا" ناحوم نبی کی کتاب ۱ : ۲، ۳ آیات ۔

مذکورہ بالا الہامی مقامات واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ خدا سچا اپنی ہستی اور کمالیت میں بے حد نہایت پاک روح ۔ بلا تغیر و تبدل ۔ اکیلا دانا ۔ اقدس ۔ آزاد مطلق ۔ تمام گناہ سے متنفر ۔ خطاکار کو راست نہ ٹھہرانے والا ہو کر نہ اپنے میں گناہ رکھتا اور نہ گناہ کا بانی ہی ۔ اگر ایسا ہو تو تمام کلام الہی لغو اور اور ضد اور مخالفت سے پُر ٹھہریگا ۔ مگر نہیں ہرگز نہیں خدا میں گناہ نہیں اور نہ وہ گناہ کا بانی ہی ۔ ورنہ کیونکر وہ گنہگاروں ۔ خطاکاروں کو ملزم ٹھہراوے اور ان کو سزا اور قہر و غضب کا مستوجب قرار دیوے کلام الہی کے مقامات ایسے روشن اور واضح ہیں کہ خواہ ہم گناہ کے مسئلہ کو ادراک میں لاویں یا نہ لاویں اس میں ذرہ بھی شک اور کلام کو جگہہ نہیں رہتی اور ہم بلند آواز سے پکار کر فرشتوں کے ساتھ ملکر خوش الحانی سے گاتے ہیں "قدوس قدوس قدوس رب الافواج ہی ساری زمین اس کے جلال سے معمور ہی" کیونکہ خدا میں ہاں بائبل کے خدا میں گناہ اور تغیر و تبدل کا سایہ بھی نہیں +

اب ناظرین مندرجہ ذیل عالمگیر سچائیوں اور مسلمہ حقایق پر عمیق غور کریں ۔

(۱) یہہ محال مطلق ہی کہ خیال کنندہ یا سوچنے والا (Thinker) کے بغیر خیال یا سوچ thought ہست ہو +

(۲) خلقت میں خیال یا سوچ thought موجود ہی +

(۳) نتیجتاً خلقت میں خیال کنندہ یا سوچنے والا thinker ہست ہی +

(۴) لاکن خیال کنندہ یا سوچنیوالا Thinker ہمیشہ تشخص ہوتا ہی یعنے شخصیت رکھتا ہی has personality or is a person

(۵) لہذا عالم اور خلقت میں نتیجتاً کوئی شخصیت والا خیال کنندہ یا سوچنے والا ہی ۔

Therefore there is a personal thinker in the Universe

چھوٹا منہہ بڑی بات

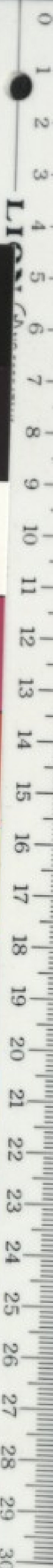
یورپ کے نظاروں کو دیکھکر یا یوں کہو کہ مسیحیت کے اثر اور مسیحیوں کو دیکھکر عموماً لوگوں کے دل میں نوع انسان کی ہمدردی قوم اور ملک میں یگانگت واتحاد ومیلان پیدا ہوتا جاتا ہی۔ بعض برائے نام مت ودھرم کے پرچارک ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ سوائے اپنی پارٹی کے کسی قوم اور انسان کی نیکی کو محسوس ہی نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع وہ یہہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اس خیر اندیش کو بدنام کیا جاوے۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہی کہ راجہ رام پال سنگھ صاحب بہادر نے اپنے ایک یتیم خانہ کا انتظام ایک پادری صاحب کے سپرد کیا ہی۔ اس خبر کو کہیں پڑھکر اخبار ست دھرم پرچارک کے اڈیٹر نے خون کے آنسو بہائے ہیں اور ایک دردناک اپیل کے طور پر یہہ تحریر کیا ہی کہ ہندو یتیم خانہ اور منتظم پادری صاحب اور یہاں تک ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت ناراض ہو کر اسی سلسلہ میں راجہ صاحب کا تعلق نیشنل کانگرس کے ساتھ ظاہر کیا ہی کہ ہم نہیں جانتے کہ اس موقعہ پر نیشنل کانگرس کا ذکر کرنا کیا معنے رکھتا ہی۔ شاید ان کے خیال میں نیشنل کانگرس چند ایسے آدمیوں کا گروہ ہوگا جو کہ کسی انتظام کو عیسائیوں کے ہاتھ میں اچھا خیال نہیں کرتا مگر اس خیال میں اگر ان کا یہہ مطلب ہی تو بالکل بیہودہ ہی۔ کیونکہ نیشنل کانگرس میں مسیحی اور محمدی گو ان کی تعداد کم ہی مگر پورے طور پر شامل اور حصہ لیتے ہیں اور ہم نہایت حیران ہیں کہ اڈیٹر ست دھرم پرچارک صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایسے رفاہ عام کاموں کا انتظام کافی اور خاطرخواہ طور پر آریا سماجیوں سے ہونا بڑی مشکل ہی۔ چنانچہ حال میں اخبار آریا دبیر اور نیوگ میں ایک مضمون لاہور کے یتیموں کی بابت چھپا ہی جو کہ جمنی جی کی قلم سے نکلا ہی جس میں انہوں نے اچھی طرح سے ظاہر کیا کہ جس وعدے پر یہہ یتیم سرکار سے لئے گئے تھے وہ وعدہ بالکل پورا نہیں کیا جاتا ہی۔ بلکہ یتیموں کو گداگری کا عادی بنایا جاتا ہی اگر یہہ تحریر ان کے ایک بھائی کی قلم سے نکلی ہوئی سچی ہی تو ہم اڈیٹر صاحب کو توجہہ دلاتے ہیں کہ اگر آپ مصیبت زدوں پر مناسب طور پر رحم نہیں کرتے اور ان کی طرز تمدن اور معاشرت کا مناسب بندوبست نہیں فرماسکتے تو کیا آپ کے خیال میں یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیچارے کسی طرف سے مدد حاصل نہ کریں بھلا جبکہ سارا ہندوستان آپ کے اس قسم کے نیک برتاؤ سے واقف ہی اور پھر آپ کے "جمنی جی" بھی اس امر کی شہادت دیتے ہیں تو کیا راجہ رام پال سنگھ صاحب جیسے بیدار مغز نے یہہ خیال نہ کیا ہوگا کہ جو لوگ برائے نام دھرم کی پکار مچاتے ہیں ان کے ہاتھوں میں انتظام کی باگ دینا بیچارے یتیموںکو گداگری کے عادی بنانا ہی ہم حیران ہیں کہ باوجود اتنا واویلا اور غوغا کے آریا سماج نے ابھی تک ہند وپنجاب میں کیا کام کرکے دکھلایا ہی اور انکی تعلیم کا غیر مذاہب پر کیا اثر ہوا ہی۔ ابھی تک وہ کتنے لوگ ہیں جو غیر مذہب سے نکلکر ان کے یہاں شامل ہوئے ہیں نیچ ذاتوں کے ساتھ انہوں نے کیسا سلوک کیا ہی۔ ہمیں جہاں تک معلوم ہی۔ نیچی ذاتوں کے ساتھ برادرانہ سلوک کرنا تو درکنار بلکہ اسے بچھڑے ہوئے بھائی کو لینا ہی ازحد مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہی۔ اگر لکچروں میں تو بڑی دلیری سے یہہ دعویٰ کیا جاتا ہی کہ کسی نیچ کو لاؤ ہم اسے شدھ کرتے ہیں مگر جب موقع آتا ہی تو عموماً ٹال مٹول کیا جاتا ہی۔ اگر کسی نے کسی قدر یہہ دلیری بھی کی کہ آریا بننے کو آگیا تو اسے کہدیا کہ بس اب تو آریا ہوگیا لیکن اس کے ساتھ دوسرے آریاؤں کی طرح برادرانہ سلوک اور تعلقات قایم نہیں کئے جاتے میرے خیال میں آریا سماجیوں یا ہندوؤں پر اس امر کی امید رکھنا کہ یہہ دوسرے انسانوں کی خوبیوں کی قدر کریں گے۔ بالکل محال ہی۔ کیونکہ جس قوم میں شودروں پر ظلم کرنے کا متواتر خیال چلا آیا ہی ان سے کبھی یہہ امید نہیں ہوسکتی کہ کبھی بھی دنیا میں یہہ برادرہڈ قایم کرسکیں۔ کاشکہ سب بنی نوع انسان مسیحیت کی اصلی تصویر کو دیکھیں جس نے اس اصول کو قایم کیا کہ ہم سب ایک دوسرے کے عضو ہیں ؛

الراقم

برکت علی شرف از پسرور

غورطلب امور

ناظرین تم پہ آشکارا ہو
اور عیاں اک نہاں تجربہ ہو
خوبصورت نہیں۔ نہ ہوگا پھر
عمر میں جو کہ بست سالہ ہو ؛
اور شہ زور گر نہیں ہی۔ نہ ہو ؛
تیسواں سال جس کا پورا ہو
اور دانا نہیں۔ نہ ہو۔ جسپر ؛
سال چالیسواں بھی گذرا ہو ؛
گر تونگر نہیں۔ نہ ہوگا پھر۔ شاد جو کہ پچاس سالہ ہو ؛



بقیہ

کرم مارگ

ویدک کرم

رگوید کے رشی لوگ قربانی کی اس تبدیل شدہ غرض کو لیکر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ رگوید کے پرش سکتہ (منڈل ۱۰ سکتہ ۹) اور مذکورہ بالا تانڈیہ برہمنا وغیرہ میں قربانی کی اصل غرض کفارہ کی طرف تھوڑا سا اشارہ پایا جاتا ہے۔ تاہم ویدک رشی لوگ قربانی کو اپنا خاص اعمال حسنہ جانتے تھے۔ اس لئے قربانی کے جانور اور مختلف تیاؤں دیوتاؤں کی غذا قرار دئے گئے۔ دیوگن کو اگر اچھی غذا کھلائی جاوے تو دیوتے ریجھیں گے۔ اور عجیب عجیب طاقتیں عنایت کریں گے جن سے دشمن شکست کھائیں گے اور نیست ہو جائینگے۔

اگر ہم ہر ایک امر کا اقرار واقعی ثبوت رگوید سے دویں تو کل رگوید کی نقل کرنی پڑتی ہے اور ہمارا مضمون بہت طویل ہو جاتا ہے۔ لہذا ہم مختصراً بیان کرینگے کہ ویدک کرم مارگ کس طرح بڑھتا اور پھیلتا گیا۔

رگوید کو مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رگوید کے رشی لوگ برابر ایک قوم کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ وہ ان کو دستو۔ راکشش وغیرہ حقارت کے ناموں سے نامزد کر رہے ہیں اور اپنے تئیں آریہ گورے مشہور کر رہے ہیں۔ دستوؤں کی زمین اور کھیتی پر قابض ہو کر آپس میں بانٹ رہے ہیں اور اُن کے شہروں کو برباد کر رہے ہیں۔ اُن کے مویشی دریا۔ غلہ۔ جنگل کو اُن سے چھین رہے ہیں اور اُن کو دریا پار پہاڑوں اور جنگلوں میں بھگا رہے ہیں۔ دستو لوگ بھی کبھی کبھی اگر ناگہاں لوٹ مار کر جاتے ہیں اور اُن کے مویشی وغیرہ کو چُرا لے جاتے ہیں آریہ لوگ دیوتاؤں کی مدد کے ساتھ اپنے قوی بازوؤں سے ان کا مقابلہ کرتے اور اُن کو شکست دیتے ہیں۔ ہندو آریا اِن لڑائیوں میں دیوتاؤں سے مدد لے رہے ہیں اور خصوصاً اِندر لڑائی میں اُن کا بڑا مددگار ہے۔ اِندر کی مدد سے وہ دستوؤں کو فنا کر رہے ہیں اور اندر کو خوش کرنے کیلئے وہ بے انتہا سوم رس ڈالکر پینے کے واسطے دعوت دے رہے ہیں اور بیل اور بھینس وغیرہ ان کو کھانے کے لئے دے رہے ہیں۔

پس جس طرح اس وسیع آباد ہندوستان کو اپنے قوتِ بازو سے فتح کر رہے ہیں۔ اسی طرح قربانیوں سے دیوتاؤں کو خوش کرکے اپنے مطلب کو نکال رہے ہیں۔ جس قدر قربانی زیادہ کی جائیگی اسی قدر دیوتا زیادہ خوش ہونگے۔ اسی قدر دولت اور طاقت بہتایت سے عنایت فرمائیں گے۔ اپنے دعوی کے ثبوت میں ہم رگوید کے جس حصے سے چاہیں اقتباس کر سکتے ہیں مثلاً

منڈل ۱۔ سکتہ ۱۳۲۔ رچہ ۵۔ اس لئے کہ بہادر اِندر کرم کے مطابق انسان کے حق میں فیصلہ کرتا ہے۔ سو رزق کے خواہشمند مجان حسب خواہش دولت حاصل کرکے دشمنوں کو نیست کرتے ہیں۔ رزق کے خواہشمند ہو کر وہ قربانی خاص کرتے ہیں۔ اِندر کے لئے کیا ہوا چڑھاوا اولاد وغیرہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اپنی طاقت سے دشمنوں کو شکست دینے کے لئے لوگ اندر کی پرستش کرتے ہیں۔ قربانی کرنے والے اِندر کی نزدیکی حاصل کرتے ہیں۔ سو اگر قربانی سے اِندر کو خوش رکھا جائے تو حسب خواہش اولاد اور دولت حاصل ہوتی ہے۔ قوتِ بازو سے دشمن شکست ہوتے ہیں۔ اور اِندر کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ حاصل کلام قربانی سے دنیاوی اور روحانی دونوں فواید حاصل ہوتے ہیں۔ دیوتے قربانی کے بس میں ہیں۔ اگر قربانی ملے تو دشمنوں کو نیست کرتے اور ملک فتح کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اور بہشت میں اپنے پرستار کے واسطے جگہہ تیار کرتے ہیں۔

رگوید منڈل ۴ سکتہ ۱۱۔ رچہ ۲۔۱ اے اگنی تو قربانی میں ممدوح ہو کر اپنے عابد کے واسطے آسمان کے دروازے کھول۔ اے نورانی اگنی تو دیوتاؤں کے ساتھ مجان کو جو دولت دیتا ہے۔ ہم کو بھی وہی کافی دولت حسب خواہش عنایت فرما۔

منڈل ۴ سکتہ ۴۷۔ رچہ ۱۔ ۱ے وایو میں پاک ہو کر بہشت کی خواہش سے تیرے پاس پہلے سوم رس لایا ہوں۔

منڈل ۵۔ سکتہ ۱۸۔ رچہ ۴ . . . . وہ رتیج انسان کے بہشت حاصل کرنے کے ذریعہ قربانی میں کشا کے اوپر چڑھانے کو رکھتے ہیں۔

منڈل ۸۔ سکتہ ۷۶۔ رچہ ۹۔ ۱ے اندر تو مرودگن کا دولت ہے۔ تو ہمارے بہشت حاصل کرنے کے ذریعہ قربانی میں جو سوم رس ڈالا گیا ہے اس کو پی اور اپنی طاقت سے بجر کو تیز کر۔

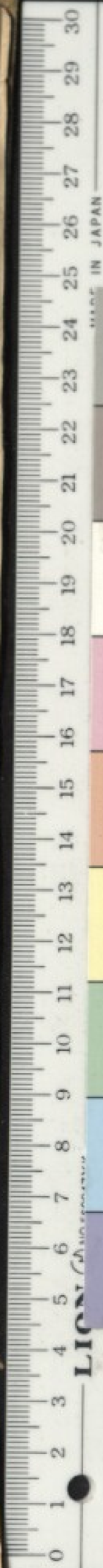
مذکورہ بالا چار رچیں قربانی بہشت حاصل کرنیکا ذریعہ قرار دی گئی ہے۔ قربانی سے اس جہان میں فواید حاصل ہوتے ہیں۔ اور قربانی سے آیندہ جہان میں بہشت حاصل ہوتا ہے۔ سو قربانی رگوید کے رشیوں کی کرم مارگ کا مرکز ٹھہرا۔

ہندوستان سرسبز زرخیز ملک میں یہہ کرم کا درخت جلد سرسبز ہو کر بڑھتا اور پھیلتا گیا۔ وید منتر کے رچنے والے رشی لوگوں نے یگ نام کرم کے درخت کو لگایا اور برہمن بھاگ میں اسی کرم کے درخت نے برگد کے درخت کی طرح بہت سی جڑیں نکالکر چاروں طرف سے ہندوستان کو خوب جکڑا۔ وید کے برہمن بھاگ کو تو قربانی کا رسم نامہ کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے ان کتابوں میں مختلف قربانیوں کا مفصل بیان نظر آتا ہی۔ منتر بھاگ میں جو باتیں فقط اشارتاً بیان کی گئی ہیں۔ برہمن بھاگ میں بہت ہی صفائی سے بیان کی گئی ہیں۔ رگوید کے منتر بھاگ میں اشوامید گومید وغیرہ کا فقط ذکر ہی۔ لیکن برہمن بھاگ میں ان قربانیوں کا مفصل اور ان کے ادا کرنیکا مشرح بیان پایا جاتا ہی۔ رگوید کے پُرش سکتہ میں پُرش کی قربانی کا ذکر ہے جسے دیوتاؤں نے قربانی چڑھائی ہی اور جو دنیا کا خالق اور مالک ہی برہمن بھاگ میں اس پُرش مید کا بڑا طول طویل بیان ہی اور اس پُرش مید سے زمید یعنے انسان کی قربانی کی رسم قایم کی گئی۔ رگوید کے منتر بھاگ شوناشف کا نام ملتا ہی اور اس کی کی ہوئی دعائیں چند سکتاؤں میں ملتی ہیں۔ لیکن استریہ برہمن میں شوناشف کی مفصل کہانی لکھی گئی ہی۔ اور جس سے ہندو آریاؤں کی انسانی قربانی کا پختہ ثبوت ملتا ہی۔ رگوید کے منتر بھاگ میں گائے کی قربانی کا ذکر ہی۔ لیکن برہمن بھاگ میں گائے کے عضووں پر چھینا جھپٹی اور نوچا کھسوٹی نظر آتی ہی۔ دیکھو اتھرون وید۔ گوپت برہمن۔ منتر بھاگ میں جو اشوامید کا ذکر ہی۔ برہمن بھاگ میں وہ کسقدر مشہور ہوا ہی۔ اُسے سب جانتے ہیں۔ اس کا بیان کرنا ہی فضول ہی۔ قصہ مختصر ہم کہہ سکتے ہیں کہ منتر بھاگ کا یگ کرم برہمن بھاگ میں بڑے طول کے ساتھ بیان ہوا اور دکھایا گیا ہی۔ ہندو آریہ اس ملک میں جس قدر بستے اور پھیلتے گئے اور دسُو لوگ جس قدر ویران جنگل اور پہاڑوں کی غاروں میں پناہ گزین ہوتے گئے اسی قدر یگ کی گھٹا چھاتی گئی یگ یعنے قربانی سے کیا کچھ نہیں ہوتا۔ دشمن کی شکست۔ اولاد۔ دولت۔ بہشت دیوتے قربانی کے پابند ہیں قربانی دیکر جو چاہو سوا نسے کرالو۔

رگوید منڈل ۱۰ سکتہ ۱۳۰ رچہ ۶۔ میں صرف یوں لکھا ہی کہ دیوتے ان کل مختلف پیدائش کے بعد پیدا ہوئے یعنے دیوتا بھی مخلوق ہیں۔ لیکن ستاپت برہمن میں اس بات کا بیان ہی کہ پہلے وہ موت کے بند میں تھے۔ اور پھر کیونکر وہ اس بند سے رہا ہوئے اس کا سبب اس برہمنا میں یوں دیا جاتا ہی کہ ان دیوتاؤں نے سمبت سرنامے قربانی کو گذرانا۔ اور ان قربانیوں کے وسیلے سے دیوتے امر ہو گئے پس دیوتاؤں کا دیوتا ہونا بھی قربانی پر منحصر ہی قربانی بڑی پھل دینے والی اور تمام طاقتوں کا چشمہ ہی قربانی سے نہ صرف زمینی بادشاہت ملتی ہی بلکہ آسمانی بادشاہت بھی قابو میں آسکتی ہی۔ ایک سو اشوامید پورا کرو تو تم اندر کا رتبہ حاصل کروگے اور اندر کے بہشت میں اس کے تخت پر بیٹھوگے۔ ہندوؤں کے اس عام یقین کی بنیاد یہی ہی کہ قربانی میں بڑی طاقت ہی۔ اب انسانوں کو قربانی کرتے دیکھکر دیوتے بھی کانپنے لگے۔ جس قربانی کے وسیلے وہ دیوتا بن گئے انہیں قربانیوں کے وسیلے انسان اُن کے تخت کو چھین سکتے ہیں +

اپنشد

قربانیوں کے دھوئیں سے آسمان دھواں دھار ہو رہا ہی۔ ہندوستان کا آسمان تاریک ہو گیا۔ جانوروں کے لہو سے زمین لال ہو رہی ہی۔ اس وقت قربانی کی رسم کا مخالف ایک نیا فرقہ کھڑا ہوا۔ جنہوں نے آپ کو گیان مارگی نام سے موسوم کیا۔ اور مختلف یگیوں سے پُر کرم مارگ کی مخالفت شروع کی۔ ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ رگوید کے رشیوں کے خیال میں بھی کبھی خدائے واحد کا خیال اچھی طرح سے نشوونما ہوا تھا۔ لیکن منڈل ۱۔ سکتہ ۸۱ و ۸۲ و ۹۰ اور ۱۲۱ سے ایک واحد خدا کی ہستی کا کسیقدر اشارہ ملتا ہی۔ زمانہ حال کے مشہور ویدک علما گمان کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا سکتے کسی قدر نئے ہیں۔ کیا کوئی غیر ملک کے اجنبی استاد علم کی روشنی لیکر ہمارے رشیوں کو ایک خدا کا اعلان دینے کے لئے ہندوکش کی دوسری طرف سے آئے تھے؟ نہیں اب تک کسی عالم نے اس بات کو قبول نہیں کیا۔ اور ہم بھی اس مقام پر شکوک ڈالنا نہیں چاہتے۔ ان سکتوں کے بارے میں۔ رومیش چندر دت صاحب فرماتے ہیں کہ رشی لوگوں نے نیچر کے مختلف کاموں۔ قوتوں اور خوبصورتی کو مختلف دیوتے تصور کرکے ان کی پرستش کی لیکن اب اُنھوں نے ان تمام قوتوں اور قدرتوں کے ایک ہی منبع یعنے خدائے واحد کی ہستی کو جانا۔ ۸۱ و ۸۲ سکتوں میں اس ایشور کو بشوکرما (Bishwa Karma) یعنے جہان کا بنانیوالا اور پتا یعنے باپ کہکر خطاب کیا گیا۔ وہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہی تم اُسے نہیں سمجھ سکتے کیونکہ تمہارے دل اُسے سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتے کہاسے سے ڈھکے ہوئے لوگ مختلف خیال کرتے ہیں "۸۲ و ۹۰ سکتہ میں اس واحد خدا کو پُرش کہا گیا ہی۔ اسکے ہزار سر ہزار آنکھیں اور ہزار پیر ہیں۔ وہ خود



اثبات ناطق

مسیحی مذہب کے دلایل کا آزمانا اور ان کی تحقیق کرنا ایک امر ضروری ہی۔ ہر فرد بشر کو واجب بلکہ فرض ہی کہ وہ اپنے مذہب کی اصلیت کو بخوبی دریافت کرے کہ آیا یہہ فی الحقیقت خدا کی ڈالی ہوئی بنیاد ہی یا صرف حضرت انسان کے خیالی تصورات کا فسانہ ہی۔ کیا ممکن ہی کہ یہہ امر اہم ہمارے میزان تحقیقات میں آسکے ہاں البتہ یہہ دنیا ایک اس کی نظیر ہی یعنے جب کسی بادشاہ کی طرف سے کوئی قانون یا اشتہار جاری کیا جاتا ہی تو اس پر بادشاہی مہر ثبت ہوتی ہی ورنہ رعیت کو ضرور گمان ہوگا کہ ایسا تو نہو کہ یہہ کسی دشمن کی تدبیر ہو۔ اس بادشاہ حقیقی نے بھی انسان کو قوت ادراک اسی لئے عطا فرمائی ہی کہ وہ اصلی اور نقلی احکام یا امورات میں بخوبی تشخیص کر سکے اور نقد اصل کو کسوٹی ادراک پر کس کر تشفی حاصل کرے پطرس رسول کے پہلے خط کی آیت ۱۵ میں مرقوم ہی کہ اگر کوئی ہمارے ایمان کی بابت ہم سے دریافت کرے تو چاہیے کہ ہم مستعد رہیں اور کمال کوشش سے اس کے لئے دلیلیں پیش کریں۔

واضح رہے کہ جب انسان کی نجات مذہب ہی کی صداقت پر موقوف ہی تو کس قدر ضرور ہی کہ وہ اس کی ماہیت کو جانیں۔

آج کل شک و شبہ اور نیز الحاد کے جال دنیا میں ہر چہار طرف اس کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں اور لوگ اس پس و پیش کے پھندے میں کہ کس کو قبول کریں اور کس کو ترک کریں پھنسے پڑے ہیں۔ ہیوم صاحب جو ایک مشہور منکر تھا جس نے اپنی تمام عقلی قوت سے کوشش کی کہ مسیحی مذہب کو بالکل بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکے۔ لیکن آخر میں مجبور ہو کر اقرار کیا کہ میں نے انجیل مقدس کو فی الحقیقت کبھی غور سے نہیں پڑھا تھا۔ اگر جو کوئی بلا تعصب انجیل مقدس اور دیگر پاک نوشتوں کو مطالعہ کریگا اور ان کے ثبوتوں اور دلیلوں کو واجبی طور سے دریافت کریگا تو ضرور بالضرور دل سے قابل ہو جاویگا کہ یہہ کتابیں الہامی ہیں۔ پانچ برس گذرے کہ مجھے ایک شخص ملا جو اپنے شکوک پر بہت ہی فخر کرتا تھا میں نے ان سے کہا کہ صاحب شاید آپ نے کبھی پوری بائبل کو غور سے نہیں پڑھا۔ اُنہوں نے ہنسکر کہا کہ یہہ آپ کی محض خام خیالی ہی بچپن ہی سے میں بائبل سے خوب واقف ہوں تاہم صرف ۱۰ منٹ کی گفتگو میں ثابت ہو گیا کہ اُن کو اتنا بھی نہیں معلوم تھا کہ ایوب اور لوط کی کیفیت میں کیا فرق ہی + ولایت میں دو مشہور ملحد تھے جنہوں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ مسیحی مذہب کی سخت مخالفت کریں اس لئے اُنہوں نے بائبل کو بڑے غور سے پڑھنا اور مذہب کے جمیع اصول و فروع اور دلیلوں کو بڑے غوض و فکر سے دیکھنا شروع کیا۔ آخر الامر اُن پر یہہ ثابت ہو گیا کہ حقیقت میں یہہ کتابیں منجانب اللہ ہیں اور الہام سے لکھی گئی ہیں اور مسیحی مذہب کے حلقہ بگوش ہو کر اس کے پھیلانے میں امداد کرنے لگیں + ایمان کی مضبوطی کے لئے ضمیر ہی جس سے ہم اپنے مذہب کی بخوبی جانچ کر سکتے ہیں۔ نہ یہہ کہ اسپنج کی مانند جو ہر ایک چیز کو اپنے میں جذب کر لیتا ہی یا ان لوگوں کی مانند جو بغیر کسی تحقیق اور تدقیق کے اپنی آبائی رسوم پر چلا کرتے ہیں۔ بائبل کی سچائی کا یہہ ایک بڑا ثبوت ہی کہ اس کی تعلیم کی تاثیر سے شریر بالکل نیک بنجاتا۔ اس میں ایک اندرونی دلی تبدیلی پیدا ہو جاتی گناہ کے کو مُنھ سے خفا پانا اور نیز گناہ کے کرنے کی خواہش ہی دل سے جاتی رہتی ہی۔ یہہ خیال غلط کرو کہ مذہب کی جانچ علم ہندسہ سے ہو سکتی ہی کیونکہ ہر چیز کے ثبوت کی اصلیت اس ہی کے نتیجوں پر موقوف ہی۔ علم ہندسہ کا ثبوت کسی چیز کے مقدار پر منحصر ہی۔ لیکن مسئلہ اخلاق کا ثبوت جو ہر ادراک سے ہی۔ علم ہندسہ سے تم ثابت کر سکتے ہو کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں لیکن کیا تم علم ہندسہ سے یہہ ثابت کر سکتے ہو کہ خوراک جسم کو پرورش کرتی ہی یا بخار سے جسم کمزور ہو جاتا ہی یا کہ ایمانداری ایک اعلےٰ صفت ہی ؏

تھوتھا چنا باجے گھنا

ان دنوں آریا اخباروں میں اس بات کا بڑا چرچا ہو رہا ہی کہ سناروں کی قوم بباعث اس بات کے کہ اعلےٰ ذاتوں نے اُنہیں مذہبی مندر میں اپنے ساتھ عبادت کرنے سے روکا۔ کئی ہزار کے قریب محمدی ہو گئے اور کئی ہزار محمدی ہونے کو تیار ہیں۔ ہم نے سُنا ہی کہ ان کو آریا بنانے کے لئے سماجوں میں اپیلیں بھی کی گئی ہیں اور کئی ایک آدمیوں نے وہاں جانا بھی منظور کیا ہی۔ مگر میرے خیال میں آریا سماج کی یہہ کارروائی صرف ڈھول کا پول ہی کیونکہ جب ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ وہ ایک میگھ* کو بالکم از کم

*یہہ ایک قوم ہی جو کثرت سے مہاراجہ صاحب جموں کے علاقہ میں آباد ہی۔ ہندوؤں کے مطابق سب ریت و رسم و عبادت وغیرہ کرتے مگر ان کے ساتھ نہ ہندو برتتے اور نہ محمدی ہی۔ اور بہت کمتر گنے جاتے عموماً جلاہے کا کام بہت پسند کرتے ہیں ؏

ایک ایسے آدمی کو جو ایک عرصہ سے اپنی عورت اور بچوں سمیت مسلمان ہو گیا ہو آریا نہیں بنا سکتے چنانچہ اس ثبوت کے لئے پرشوتم داس ساکن موضع بلانوالہ ضلع سیالکوٹ کا واقعہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں یہہ شخص ایک عرصہ سے معہ بیوی کے محمدی ہو گیا تھا۔ آریا سماج نے اُسے کئی قسم کی ترغیبیں دیکر اپنے قاعدے کے مطابق شُدھ کر کے آریاؤں میں داخل کیا۔ مگر آریا پتر کا خود تحریر کردہ اقبال ہے کہ گوجرانوالہ کے آریاؤں نے اُس کے ساتھ برادرانہ سلوک نہ کیا اس لئے وہ تنگ ہو کر پھر محمدیوں میں شامل ہو گیا۔ تو جب پنجاب میں آریا سماج کی یہہ حالت ہے جہاں کہ ان کا بڑا زور شور ہے تو میرے خیال میں اُن کے لوگوں کو آریا سماج میں شامل کرنے کی خواہش کرنا صرف ایک قسم کا دکھلاوا ہے۔ شاید جس کا منشا یہہ ہے کہ عام ہندو خیال کریں کہ آریا سماج ہندو قوم کی بڑی خیرخواہ ہے۔ اے ناظرین جبکہ یہاں میگھ اور بالاشاہی اور بالمیکی وغیرہ تو درکنار اپنے علیحدہ شدہ ہندو بھائی آریا نہیں بنائے جا سکتے تو ششنار قوم جو کہ میگھوں اور بالمیکوں سے ذی عزت قوم نہیں ہے کیونکر ششنار ہونے کی حالت میں آریا بنانیکی کوشش کی جا رہی ہے اور واویلا ہو رہا ہے۔ چاہئے کہ یہاں کے میگھوں اور بالمیکوں کو پہلے یہاں آریا سماج میں شامل کیا جاوے اور پھر ششناروں کی طرف توجہ کریں ورنہ سوائے شور و غوغا کے اور کچھ نہیں۔ نیز آریا اخباروں اور آریاؤں کو یاد رہے کہ صاحبان اب تو آپ لوگ مہتروں اور شودروں اور چھوٹی قوم کا طعن مسیحیوں کو تو نہ دیا کرو گے۔ کیونکہ یہہ قوم ششنار بھی تو ان سے اعلیٰ نہیں۔ چاہئے کہ سماج جس اُس روشنی کو جو وہ مسیحیوں سے لیتی ہیں شکرگزار ایسے بتلایا کریں خاصکر اس موقعہ پر تو انکو بتلانا ضرور تھا۔ راقم۔ برکت علی خرف

حقیقی خوشی

بنی انسان جہاں تک مشاہدہ میں آتا ہے خوشی کے بڑے چاہنے والے اور خوشی کے تلاش کرنیوالے ہیں لیکن انسان خوشی کو فانی چیزوں میں تلاش کرتا ہے ہاں فانی چیزوں میں بھی خوشی ہے لیکن یہہ خوشی محض عارضی اور ناپائیدار ہے۔ اور چند مدت کے بعد وہ خوشی جاتی رہتی ہے۔ جو خوشی فانی چیزوں میں پائی جاتی ہے وہ دُکھ آمیز خوشی ہے یعنے اس کے ساتھ ہر قسم کی تکلیفات اور دقتیں شامل ہیں۔ اور اس خوشی کے حاصل کرنے کے لئے جو وسایل عمل میں لائے جاتے ہیں وہ بھی نکمّے اور ردّی ہیں۔ یہہ خوشی جسمانی اور نفسانی ہے اور یہہ خوشی گناہ آلودہ بھی ہے یعنے اس میں گناہ کی آمیزش پائی جاتی ہے اور اگر اسکو خوشی بھی سمجھ لو تو پھر ایک اور بڑا بھاری نقص اس میں یہہ ہے کہ اس خوشی میں بلکہ عین خوشی میں فوراً غمی نمودار ہو جاتی اور خوشی دفعتاً رفوچکر ہو جاتی ہے۔ غرض کہ ان سببوں سے یہہ خوشی حقیقی خوشی نہیں ہے +

انجیل مقدس میں کئی مقامات میں خوش ہونے اور خوشی کرنے کی ہدایت یا حکم ہوا ہے لیکن اس سے مراد سچی خوشی اور حقیقی خوشی ہے یا دوسرے الفاظ میں آسمانی خوشی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے پہاڑ پر کی نصیحت میں فرمایا کہ جب اس دنیا میں لوگ تمہارے ساتھ بدسلوکی کریں اور لعن طعن کریں اور ستاویں تو خوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہارے لئے بڑا بدلہ ہے اگر دنیا کے لوگ تمہاری دنیاوی خوشی کو خراب کر دیں تو تم مت گھبراؤ تمہارے لئے آسمان میں حقیقی خوشی موجود ہے۔ چنانچہ مسیحی شہیدوں نے اسی بنیاد پر دنیا کی خوشی کو ہیچ سمجھکر ترک کر دیا اور آسمانی خوشی کو پسند کیا جس میں وہ مر کے داخل ہو چکے +

ایماندار کے لئے یہہ دنیا صرف ایک شب باش مسافرخانہ ہے اس لئے وہ اس دنیا کی عارضی خوشیوں کو خاطر میں نہیں لاتا اس کی آنکھ اُن چیزوں پر لگی ہے جو ہمیشگی کی ہیں اور اس کی خوشی آسمانی ہے۔

ایماندار کی خوشی نجات میں ہے۔ وہ گناہ اور اس کی سزا سے بریت حاصل کر کے خوش و شاد ہے۔ اس کی خوشی خدا سے میل حاصل کرنے میں ہے۔ اس کی خوشی پاک دل بننے اور نئے مخلوق ہو جانے میں ہے۔ اس کی خوشی اُسکے دلی اطمینان اور تسلی میں ہے جو ایماندار ہونے کے سبب سے اس کو حاصل ہو چکی ہے۔ دنیا کی سب سے عمدہ سے عمدہ نعمتیں و برکتیں ایسی خوشی کبھی دے نہیں سکتیں اور یہہ ہی حقیقی خوشی ہے جو صرف ایماندار کو حاصل ہوتی ہے اور جس نے یہہ باتیں حاصل کر لی ہیں وہ ہی سچ مچ خوش ہے۔ دنیا کی حکومت اور دولت۔ عزت عیش و عشرت وغیرہ وغیرہ اور سب جو کچھ دلکش اور خوش گوار اشیا ہیں حقیقی خوشی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ کاشکہ سب حقیقی خوشی سے واقف ہوں اور اس کو حاصل کرنے کے لئے اصلی نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاویں کیونکہ اس کے وسیلے سے حقیقی خوشی حاصل ہو سکتی ہے ؛

راقم

جے۔ ایس

رایکوٹ

واقعات اور رائیں

میتھوڈسٹ مشن کی ایپورتھ لیگ کی تمام ہندوستان کے لئے کنونشن ۹ سے ۸ اکتوبر تک کانپور میں ہوگی اور لکھنؤ کی دسہرہ میٹنگ لکھنؤ میں ۱۱ سے ۱۵ اکتوبر تک ہوگی کلکتہ کے پادری الیف۔ ڈبلیو۔ وارن صاحب ہادی ہونگے۔ صاحب موصوف کو اس کام میں تجربہ ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ وہ عمدگی سے چلاویں گے امید کی جاتی ہے کہ سنڈے سکول یونین کے جنرل سیکرٹیری پادری آر۔ برجز صاحب اور دیگر مشہور خادم الدین اس وقت تشریف لاویں گے ؀

تناولی کے فساد میں جو سُناروں اور مارواڑوں کے درمیان ہوا مسیحیوں کا بھی بہت نقصان کیا گیا مسیحیوں کے ۱۵۰ گھر جلائے گئے اور دو سو لوٹے گئے عورتوں کے ساتھ سخت بیرحمی سے سلوک کیا گیا۔ تین گرجے جلائے گئے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ مشن کا دو ہزار روپیہ کا۔ اور مسیحیوں کا پچیس ہزار روپیہ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے ؀

بالٹیمور واقعہ ملک امریکہ میں یہودیوں کی دوسری سالانہ کانفرنس ہوئی جس میں غور کیا گیا کہ ملک یہودیہ کو یہودی پھر بساویں اور کہ پیلسٹائین میں مکابیوں والی زمین خریدی جاوے اور کہ یہودی بستی بنائی جاوے اور ایک یہودی کالج قایم کیا جاوے۔ صلاح ہوئی کہ ان سب باتوں کے لئے روپیہ جمع کیا جاوے۔ یہودی قوم دنیا میں سب سے زیادہ دولتمند ہے اس واسطے روپیہ جمع ہونا مشکل نہیں ہے۔ بائبل کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی پھر اپنے ملک میں جا کر بسیں گے اور اس پیشینگوئی کا پورا ہونا شروع ہو گیا ہے کیونکہ بہت سے یہودی اب اور ملکوں سے اپنے ملک میں جا بسے ہیں اور اگر مندرجہ بالا تجاویز عمل میں آگئیں تو بائبل کی پیشینگوئی جو یہودی قوم کی نسبت ہے نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوگی ؀

عالمگیر صلح کی کانفرنس ختم ہو چکی اگرچہ اس کا نتیجہ یہہ نہیں ہوا کہ فوج اور فوجی اخراجات کم کئے جاویں مگر ایک پنچایت مقرر کی گئی ہے جس کا کام یہہ ہوگا۔ اگر قوموں کے درمیان کسی قسم کا جھگڑا ہو جائے تو اس کا فیصلہ کر دیوے۔ یہہ کانفرنس صرف اُنہیں قوموں کا فیصلہ کریگی جو اس کو ایسا کرنے کے لئے عرض کرینگے۔ چونکہ یہہ پنچایت قریباً سب طاقتوں کی رضامندی سے قایم کی گئی ہے اس لئے یقین ہے کہ سب طاقتیں صلح کو قایم رکھنے کے لئے اس پنچایت سے فایدہ اُٹھاویں گی ؀

پرنس آف ویلز پیرس کی نمایش کی بابت جو ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء سے شروع ہوگی یہہ فرماتے ہیں کہ وہ ایسی بڑی اور رونق دار ہوگی کہ ایسی بڑی اور رونق دار نمایش کبھی نہیں ہوئی۔ انگلستان کی عنقریب کل مشہور دوکانیں اُس میں کچھ نہ کچھ نمایش بھیجینگی ؀

یوروپ اور ہندوستان کے مابین سفر کو زیادہ آسان کرنے کی غرض سے یہہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ایک ریل کی سڑک ہنگری سے ہوتی ہوئی میسوپٹامیہ میں سے گذر کر خلیج فارس تک بنائی جاوے۔ اگر یہہ ریل کی سڑک طیار ہو جاوے تو سفر بہت مختصر ہو جاویگا اور تجارت کو بھی بہت فایدہ پہنچیگا۔ اس تجویز کو عمل میں لانے سے پہلے ضروری ہے کہ پہلے یہہ تجویز سلطان روم کے روبرو پیش کی جاوے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہہ تجویز منظور ہو جاویگی ؀

کہتے ہیں کہ ملیریا کو پھیلانے والے مچھر ہیں تالابوں اور دلدل کی زمین میں پیدا ہوتے ہیں۔ میجر راس نے ایسے مچھروں کو دور کرنے کے لئے یہہ تجویز پیش کی ہے کہ وہ تالاب اور دلدل والی زمین بھر دی جاوے کہ جہاں اس قسم کے مچھر پیدا ہوتے ہیں مگر امریکہ کے پروفیسر ہاورڈ صاحب نے اس قسم کے مچھروں کے مارنے کا جو طریقہ بتلایا ہے وہ بہت ہی آسان ہے اور اُس پر بہت کم خرچ کے ساتھ آسانی سے عمل کیا جا سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ تھوڑا سا مٹی کا تیل پانی کی سطح یا دلدل پر ڈال دینے سے ایسے مچھروں کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ مناسب ہے کہ اُن مقامات میں کہ جہاں اس قسم کے مچھر زیادہ پیدا ہوتے ہیں اس کا تجربہ کر کے دیکھا جاوے ؀

ہسیکل لکچرشپ کے متعلق اب تک ولایت کے دو مشہور شخص ہندوستان میں تشریف لا چکے ہیں۔ یعنے ڈاکٹر بیروز اور ڈاکٹر فیربرن صاحبان اُنہوں نے ہندوستان میں آ کر قاطع دلایل اور تواریخی واقعات کی بنا پر مسیحی مذہب کی صداقتوں کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اب سُنا گیا ہے کہ آیندہ سال کے لئے امریکہ کی یونین تھیالوجیکل سیمنری کے پرنسپل ڈاکٹر کاتھ برٹ ہال صاحب مقرر کئے گئے ہیں اور اُنہوں نے اس اہم کام کے لئے ہندوستان میں تشریف لانا منظور بھی کر لیا ہے وہ سنہ ۱۹۰۱ء-۱۹۰۲ء کی سردیکے موسم میں لیکچر دینگے

پنڈت موہن لعل صاحب مرحوم کی تاریخ وفات کی اصلاح ۔ دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۲ جولائی ۱۸۹۹ء

لبِ جنباں سے گویا آپ نے اظہار فرمایا
ہم اپنی محنتوں سے چھٹکے اب آرام پاتے ہیں
۱۸ ۶ ۹۹

غزل

مرض گناہ کا کس پر اثر نہیں رکھتا
بچاؤ اُس سے تو کوئی بشر نہیں رکھتا
دروغ کی تپِ دق میں ہی مبتلا کوئی
علاج جس کے لئے ڈاکٹر نہیں رکھتا
بنے ہزار جہاں میں معالج اور طبیب
کوئی امید صحت اُنسے پر نہیں رکھتا
فسادِ خون ہی دلمیں کسی کے لالچ کا
حکیم و وید بھی جس کی خبر نہیں رکھتا
کھلے مطب بھی بہت مختلف مقاموں میں
علاج روح کا کوئی مگر نہیں رکھتا
خدا کے پاس سے آیا مسیح دنیا میں
نظیر اپنا جو زیرِ نظر نہیں رکھتا
خیال بد کا ہی سب کے دماغ میں سرسام
وہ کون ہی کہ جو یہہ دردِ سر نہیں رکھتا
علاج مفت میں کرتا ہی حکم سے اپنے
دوا کا نام زرِ نقد پر نہیں رکھتا
دوائے دل کی ہی خواہش تو اُس سے ہو منت
سوائے اُس کے کوئی اور ادھر نہیں رکھتا

راقم
کیدار ناتھ منت
فرخ آباد

مخمس

ہی مسیحا تو پُروفا بیشک ہی مسیحا تو بخطا بیشک
ہی مسیحا تو خود خدا بیشک ہی مسیحا تو ابتدا بے شک
ہی مسیحا تو انتہا بے شک

تو ہی حق اور تو ہی ناحق ہی ابنِ تارج سے تو ہی سابق ہی
تُو تو افلاک سے بھی شاہق ہی تو کلام اور حبیبِ خالق ہی
اپنے بندوں کا رہنما بے شک

نور ہی تو ہی نورافشاں ہی میرے مالک تو مین سجان ہی
کیوں کہے شاد تو سلیماں ہی شاہِ کرّو بیان وانساں ہی
ہی تو سلطانِ انبیا بیشک

غور سے دیکھتے ہیں تیرے لب دست بستہ کھڑے ملایک سب
حکم کرتے ہیں یا کہ چپ ہیں اب ہی عجیب و مشیر قادر رب
رہبرِ دین ۔ پیشوا بے شک

کون تجھ سے بھی بڑھکے محسن ہی جبکہ تو عاصیوں کا ضامن ہی
ہاں مسیحا تو صاف باطن ہی بادشاہ و نبی و کاہن ہی
تو مؤا اور جی اُٹھا بے شک

اب تو دل میں یہی سمایا ہی تونے حق سے ہمیں ملایا ہی
جان دیکر ہمیں بچایا ہی فضل سے تیرے ہمنے پایا ہی
فضل پر فضلِ بے بہا بے شک

ناظرین اپنے دلمیں لو یہہ ٹھان بڑھکے دنیا سے ہی پیاری جان
ہمنے دل سے لیا ہی اس کو مان سچ ہی یہہ کلّ من علیہا فان
ذاتِ عیسیٰ کو ہی بقا بے بیشک

یا مسیحا غفور کے بیٹے باپ اپنے کے نیز اکلوتے
میں نے سب کام تجھپہ ہیں ڈالے شاد پر فضل رکھ کہ ہی جس نے
تیرے قدموں پہ سر رکھا بیشک

راقم
دینا ناتھ شاد
لودیانہ

غزل

زشوقت جان وداں زارست عیسیٰ زفرقت چشم خونبارست عیسیٰ
زدردِ عشق تو زار و نزارم شہادت رنگ رخسارست عیسیٰ
زتیرِ ناوکِ چشمانِ مستت زپیکاں سینہ افگارست عیسیٰ
نظر کن در دلِ غمگین انور
کہ بے غمخوار و بے یارست عیسیٰ

ہاں عاشقِ قدرتم مسیحا مشتاقِ عنایتم مسیحا
نومید مکن مراز وصلت بنمارخِ دولتم مسیحا
بر فضل تو ہست اعتمادم شرمندہ خطاعتم مسیحا
فردوس بریں بدہ بہ انور
چوں بندہ رحمتم مسیحا

راقم
رامانند انور
لودیانہ

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کے لئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ۔ ای ۔ ایم ۔ ویری صاحب ۔ ڈی ۔ ڈی ۔ اڈیٹر و مہتمم اخبار نورافشاں کیواسطے ۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ۔ ایم ۔ دائیکی کے اہتمام سے چھپا